زیادہ واسطہ ماں سے پڑتا ہے۔ اسلئے معاشرے کو صحیح اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کیلئے ضروری ہے کہ معاشرے کی تمام خواتین تعلیم یافتہ اور دیندار ہوں۔

تاریخ اسلام کے ہر دور میں خواتین اسلام نے اصلاح معاشرہ میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔ معاشرے کی تعمیر و اصلاح کیلئے مسلم خواتین نے جگہ جگہ تبلیغ دین اور اسلامی تعلیمات کو قریہ بہ قریہ، کوبہ کو پھیلانے کا اہتمام کیا۔ اس سلسلے میں چودھویں صدی ہجری کی ایک باکمال مثالی خاتون آپاجی حمیدہ بیگم کی اصلاحی و تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہیں جنکی بدولت انھوں نے اپنی مسلمان بہنوں میں دینی بیداری اور قرآن و سنت کا سچا شعور پیدا کیا۔

آپ نے 1946ء سے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اصلاح معاشرہ اور تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرنے میں صرف کیا اور شہر شہر، قصبے قصبے میں خواتین کے حلقے قائم کردئے، جنکے ہفتہ واری اجتماعات میں قرآن کا درس دیا جاتا تھا (اوصاف حمیدہ:)

اس کے علاوہ دور حاضر میں بھی دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ خواتین اسلام کی تبلیغ، اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ اگر مسلم خواتین اپنے تمام تر فرائض وذمہ داریاں بطریق احسن انجام دیں، تو ہمارا معاشرہ بھی مثالی معاشرہ بن سکتا ہے۔

پاکستان میں بھی ہر جگہ مسلم خواتین کی مختلف تنظیمیں ہیں، اگر سب اپنے اصل مقصد (دعوت توحید و سنت) پر توجہ مرکوز رکھیں تو ان کے ذریعے تبلیغی کام بأحسن طریق انجام پاسکتا ہے۔ بلتستان میں بھی ایسے ہی تبلیغی اور تعلیمی اجتماعات منعقد ہورہے ہیں، جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی کے منتظمین معہد خدیجۃ الکبری للبنات کی معلمات کی تبلیغی سرگرمیوں کی نگرانی کے علاوہ مختلف دیہاتوں میں اصلاحی و تربیتی اجتماعات منعقد کروارہے ہیں۔ جو اصلاح معاشرہ اور مسائل دینی کی آگاہی میں بہت مفید ثابت ہورہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

حقوق نسواں

محمود حاجی محمد ابراہیم

اسلام کے اعلان مساوات کی اصل اہمیت اس وقت واضح ہوتی ہے، جب ہم قدیم تہذیبوں کے حوالے سے دیکھتے ہیں کہ اسلام نے صنف مظلوم کے بارے میں پائے جانے والے جاہلانہ تصورات کی کس طرح اصلاح کی۔

یہ بات تو واضح ہے کہ عورت کی اصلیت کے بارے میں جو نقطہ نگاہ لوگوں کے ذہنوں میں ہوگا وہ اسی کے مطابق اس سے سلوک روا رکھیں گے۔

یہودیت کا عورت کے بارے میں نقطہ نگاہ یہ ہے کہ "عورت مکار، بد طینت، اور نسل انسانی کا دشمن ہے۔ اس میں انسانوں کی ماں حواؑ کو مجرم سمجھا گیا ہے، جسکی وجہ سے آدم کو جنت سے نکالا گیا، اور آج انسان دنیا میں ذلیل ہو رہا ہے۔ حواؑ کے جرم کی سزا اسکی بیٹیوں کو ملی ہے، کہ وہ ہمیشہ محکوم اور مصائب برداشت کرتی رہیں گی"۔ بائبل کے علاوہ دیگر یہودی روایتوں میں بھی عورت کو ناپاک اور گناہ کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

نصرانیت میں بھی ایسا ہی نظریہ ہے۔ مسیحی راہنما ترتولیان (Tertullian) کہتا ہے کہ عورت شیطان کے آنے کا راستہ ہے۔ اس کے خیال میں وہ آدم کو شجر ممنوعہ کی طرف لے جانے والی، اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑنے والی اور مرد کو غارت کرنے والی ہے، حالانکہ مرد اللہ کی تصویر تھا۔

ایک اور عیسائی راہنما (Rysos Tum) بھی اسے ناگزیر برائی، پیدائشی وسوسہ، ایک مرغوب آفت، خانگی خطرہ، غارت گر اور ایک آراستہ مصیبت قرار دیتا ہے۔

ہندوؤں کے ہاں عورت کے بارے میں کہا گیا کہ جھوٹ بولنا اسکی فطرت ہے۔ اس مذہب کی رو سے مسلح سپاہی سینگ دار جانور، بادشاہ اور عورت پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ کہا گیا کہ اگر مکاری سیکھنی ہو تو عورت سے سیکھو۔

اس تناظر میں اسلام نے عورت کو مرد کے برابر انسانی حیثیت دی اور نیکی کے اجر و ثواب میں مساوات قائم کی۔ اسلام نے سب سے پہلے یہ انقلابی اعلان کیا کہ عورت اور مرد دونوں پیدائشی طور پر یکساں اور برابر ہیں۔ فرمایا گیا: ﴿**یایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء**﴾(النساء:۱) "اے انسانو! تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور سی سے اسکا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں" اسی مساوات نسل انسانی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ

پاک فرماتے ہیں﴿يأيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا﴾ (الحجرات:۱۳) "اے انسانو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے بنایا اور ہم نے تمھارے قبیلے اور خاندان بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو" ان آیات نے واضح کر دیا کہ عورت اور مرد کا خالق ایک ہے۔ اس اعتبار سے ان میں مساوات ہے۔ اسلام نے عورت کا مقام متعین کیا اور اسکو پستی سے نکال کر بلند درجہ بخشا۔ اسے مرد کی طرح متعین حقوق عطا فرمائے۔ قرآن پاک میں حقوق و فرائض کے لحاظ سے مرد اور عورت کا درجہ برابر کر دیا۔ شریعت اسلامیہ میں نیک اعمال اختیار کرنے کی صلاحیت اور انکے اجر و ثواب کے حوالے سے عورت اور مرد دونوں کا ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تزکیہ نفس، دنیوی زندگی کی اصلاح اور اخروی کامیابی حاصل کر سکنے کی صلاحیت میں عورت اور مرد کو برابر قرار دیتی ہے۔

قرآن نے ہمیشہ مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی ذکر کیا ہے جیسے ﴿ومن يعمل من الصالحات من ذكر أو أنثى وهو مؤمن فأولئك يدخلون الجنة ولايظلمون نقيراO﴾ (النساء:١٢٤) "جو بھی نیک اعمال کریں خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مؤمن بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی زیادتی نہیں کی جائیگی"۔

ماضی میں جس طرح عورت کو ذلت و رسوائی کا نشانہ بنایا گیا، شریعت اسلامیہ اس کے برعکس عورت کو خود اعتمادی عطا کرتی ہے، عورت دین کی خدمت، حصول علم، خیر و تقوی میں ترقی حاصل کرنے، نیکی کے کاموں میں تعاون کرنے اور اچھے معاشرے کے قیام کیلئے جدو جہد کرنے اور اس میں اپنا کردار ادا کرنے کا حق اور صلاحیت رکھتی ہے۔

مولانا ابو الحسن علی ندوی اسلام میں عورت کے حقوق و مقام کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ سب باتیں عورتوں میں ہمت، خودداری، اور خود اعتمادی پیدا کرنے اور جدید نفسیات کی اصطلاح میں انہیں احساس کمتری سے دور رکھنے کیلئے بہت مؤثر ہیں۔ اسلام کی دی ہوئی اس سوچ نے اصلاح و ارتقاء کے عمل میں عورت کے کردار پر بڑے گہرے اور دور رس اثرات ڈالے ہیں۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سے آج تک مسلمان سوسائٹی میں معلمات، مبلغات جہاد کے سلسلے میں اپنے حدود میں رہتی ہوئی انقلابی کام کرنے والیاں، ادیب خواتین، مصنفات، حافظات قرآن، راویان حدیث، عابدات و زاہدات اور معاشرہ میں صاحب حیثیت خواتین کی ہمیشہ ایک بڑی تعداد نظر آتی ہے۔ ان خواتین نے ہر دور میں اسلام کی سربلندی کے لئے خصوصی کردار ادا کیا ہے۔

ان ہی خوبیوں کے پیش نظر عورتوں کے متعلق اسلام کے متعدد قوانین ابھی حالیہ زمانے تک انگلینڈ میں اپنائے جارہے تھے۔ یہ سب سے منصفانہ قانون تھا جو دنیا میں پایا جاتا تھا۔ جائیداد، وراثت کے حقوق اور طلاق کے معاملے میں یہ مغرب سے کہیں آگے تھا، اور عورتوں کے حقوق کا محافظ تھا۔ ایک مغربی مفکرہ اسلام کے دئے ہوئے حقوق کے بارے میں لکھتی ہے۔ ایک اور شخص N.L COULSEN لکھتا ہے کہ بلا شبہ عورتوں کی حیثیت کے معاملے میں خاص طور پر شادی شدہ عورتوں کے معاملے میں قرآنی قوانین افضلیت کا مقام رکھتے ہیں: ﴿للرجال نصیب مما ترك الوالدان والأقربون ،وللنساء نصیب مما ترك الوالدان والأقربون مما قل منه أو كثر نصیبا مفروضاO﴾(النساء:۷)۔ آیت مبارکہ میں عورت کے معاشی حقوق میں سے حق وراثت کا ذکر ہے۔

اسلام تاریخ انسانی کا وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی حیثیت کو ایک آزاد انسان کے طور پر تسلیم کیا اور معاشرتی و معاشی میدان میں حقوق دئے۔ اسلام نے عورت کے معاشی حقوق کو مختلف شکلوں میں تسلیم کیا اور انکی ادائیگی کو یقینی بنانے کا اہتمام کیا۔ مشرکین عرب کا طریقہ تھا کہ جب کوئی فوت ہو جاتا تو اسکے بڑے بیٹے کو اس کا ترکہ مل جاتا، چھوٹی اولاد اور عورتوں کو محروم کر دیا جاتا۔ اسلام نے یہ ظلم ختم کر کے سب کو مساویانہ حیثیت دی اور ہر ایک کا حصہ مستقل طور پر مقرر و معین کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے﴿یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین﴾(النساء:۱۱)اس آیت مبارکہ میں حق وراثت کا ذکر ہے۔ عورت کے اور بھی بہت سے معاشی حقوق ہیں۔ عورت کے معاشی حقوق کے بارے میں مذہب واخلاق کے انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے" پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے یقیناً عورت کا مقام اس سے بہت زیادہ بلند کیا، جو اسے قدیم عرب میں حاصل تھا۔ خصوصاً عورت فوت ہونے والے خاوند کے ترکہ کا جانور نہیں رہی، بلکہ وراثت کی حقدار انسان بن گئی۔ ایک آزاد عورت کی طرح اسے دوبارہ شادی پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسے طلاق ہو جائے تو اس کا خاوند اسے شادی کے موقع پر ملنے والی تمام چیزیں واپس کرنے کا پابند ہے۔

اسلام نے عورت کو جو کچھ حقوق و فرائض سونپے ہیں، وہ تمام تر اس کی جسمانی وروحانی صلاحیت اور تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ یہی فطرت کا تقاضا ہے اور اسی میں عورت کے شرف، وقار اور عزت کی حفاظت بھی ہے۔ کافروں کے فنڈ پر پلنے والا N.G.O ٹولہ آج عورت کے حقوق کے نام پر جس قدر ڈالر اور پونڈ ہضم کر رہا ہے، اور اللہ پاک کے پسندیدہ دین کے سچے پیروکاروں پر "رجعت پسندی اور اساس پرستی" کی پھبتیاں کس رہا ہے اور "پاکستان کا مطلب کیا؟ لااله الا الله" کے تحت قائم شدہ حاکمیت اعلیٰ کی نظریاتی بنیاد پر کلہاڑیاں چلانے کی سعی نا مشکور کر رہا ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وضعی قانون کو کافر ممالک کے غیر انسانی وغیر اخلاقی خود ساختہ قوانین کے تابع کرانے کے لئے پیہم جدوجہد کر رہا ہے، وہ دراصل یہود و ہنود اور ملحدین ونصاری کی غلامی کا حق ادا کر رہے ہیں جو عورت کو حقوق اور آزادی کا جھانسا دے کر رفتہ رفتہ